سوال

(852) عورت نمازِتراویح پڑھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت نمازِتراویح پڑھا سکتی ہے؟ جواز کی صورت میں کہاں کھڑی ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابوداود میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ ورقہ بنت عبداللہ بن الحارث کو حکم دیا تھا کہ

'أَنْ تَؤُمَّ أَہْلَ دَارِہَا' (سنن أبی داود، باب إِمَامَةِ النِّسَاءِ، رقم: ۵۹۲، السنن الکبرٰی للبیھقی، باب إِثْبَاتِ إِمَامَةِ الْمَرْأَةِ، رقم: ۵۳۵۳)

یعنی ''اپنے گھر والوں کی امامت کرائے''

عون المعبود (۲/ ۲۱۲) میں ہے کہ

''اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورتوں کی امامت اوران کی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے صحیح ثابت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اوراُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت فرض اور تراویح میں کرائی تھی''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تلخیص الجبیر میں فرماتے ہیں: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت کرائی، پس ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔ (مصنف عبدالرزاق، بَابُ الْمَرْأَةِ تَؤُمُّ النِّسَاءَ، رقم: ۵۰۸۶)

ان کے طریق سے دار قطنی اور بیہقی میں ابو حازم عن لائطة الحنفیة حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ انہوں نے فرض نماز میں عورتوں کی امامت کرائی اور وہ ان کے درمیان تھیں۔ ابن ابی شیبہ اور حاکم میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتیں اور صف میں ان کے ساتھ کھڑی ہوتیں اوراُمّ سلمہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے عورتوں کی امامت کرائی اور درمیان میں کھڑی ہوئی تھیں۔ (المستدرک للحاکم، بَابٌ فِی فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخُمُسِ، رقم: ۷۳۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''الدرایہ'' میں ذکر کیا کہ ''عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رمضان کے مہینے میں عورتوں کی امامت کراتی تھیں اوران کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں''۔

علامہ شمس الحق فرماتے ہیں: ''ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت جب عورتوں کی امامت کرائے تو ان کے درمیان کھڑی ہو، آگے کھڑی نہ ہو۔'' اور سبل السلام میں ہے: ''یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ عورت کا اپنے گھر والوں کی امامت کرنا درست ہے، اگرچہ ان میں آدمی ہو۔ کیونکہ روایت سے یہ ثابت ہے کہ اُمّ ورقہ کا مؤذّن ایک بوڑھا آدمی تھا۔ ظاہر یہ ہے کہ اُم ورقہ اس کی اور اپنے غلام اور لونڈی سب کی امام تھی۔ (سنن اَبی داوٗد، بَابُ إِمَامَةِ النِّسَاءِ، رقم: ۵۹۲، السنن الکبرٰی للبیھقی، بَابُ إِثْبَاتِ إِمَامَةِ الْمَرْأَةِ، رقم: ۵۳۵۳)

ابو ثور، مزنی اور طبری کے نزدیک عورت کی امامت درست ہے، البتہ جمہور اس کے مخالف ہیں۔ ان دلائل سے معلوم ہوا کہ عورت کو فرض نماز کے علاوہ تراویح اور نوافل میں بھی امامت درمیان میں کھڑے ہو کر کرانی چاہیئے۔ واللہ اعلم!

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ:728

محدث فتویٰ